ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-32

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

ڈاکٹر عطیہ فیض بلوچ

وزیٹنگ فیکلٹی، شعبہ اردو، جامعہ بلوچستان کوئٹہ

ڈاکٹر لیاقت علی

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ براہوئی، جامعہ بلوچستان کوئٹہ

ڈاکٹر بی بی تانیہ

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، سردار بہادر خان وومن یونیورسٹی کوئٹہ۔

بلوچستان کی ثقافت کے اہم خدوخال کا اجمالی جائزہ

Dr. Atiya Faiz Baloch
Visiting Faculty, Urdu Dept, University of Balochistan
Dr. Liaqat Ali*
Associate Professor Brahui Dept, University of Balochistan
Dr. Bibi Tania
Assistant Professor Urdu, Sardar Bahadur Khan Women University.
***Corresponding Author:** liaqat.brahvi@um.uob.edu.pk

An Overview of the Key Features of Balochistan's Culture

This paper provides a comprehensive overview of the fundamental features that constitute the cultural identity of Balochistan, one of Pakistan's most diverse and historically rich regions. Drawing on literary, historical, social, and anthropological sources, the study highlights the multifaceted dimensions of Balochistan's cultural traditions. It examines key components such as religious practices, social customs, tribal structures, folklore, literature, arts, crafts, music, and traditional dress. The paper emphasizes the central role of tribal values, hospitality, honor, and communal ethics in shaping

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-32

social relations among various ethnic groups, including Baloch, (Brahui), and Pashtun communities. Special attention is given to the region's oral traditions—folktales, poetry, and storytelling—which serve as vital vehicles for transmitting collective memory, moral codes, and historical consciousness across generations. Furthermore, the study explores traditional festivals, rituals, and ceremonies that reflect the community's spiritual beliefs and seasonal cycles. It also analyzes material culture, including food, architecture, and handicrafts, which collectively express the aesthetic sensibilities and environmental adaptations of the people of Balochistan. Overall, the paper underscores that Balochistan's culture is a dynamic blend of continuity and change, rooted in ancient heritage yet responsive to modern social transformations.

Key Words: *Balochistan Culture, Tribal Traditions, Folklore and Literature, Social Customs, Material and Oral Heritage.*

"لفظ "ثقافت" کی ابتداء سے متعلق اشارے اردو کی مستند لغات میں بہت بعد میں ملتے ہیں۔ پہلی مرتبہ انیس سو بیس کی دہائی میں اردو کی علمی تحریروں میں استعمال ہوا تھا۔ اور کئی برسوں کا سفر طے کر کے اردو زبان کے ذخیرہ الفاظ میں اضافے کا باعث بنا ۱۹۵۰ تک اردو کی علمی تحریر میں اس لفظ سے نا آشنا تھیں۔ ڈاکٹر ضیاء الرحمن اردو کی ابتدائی لغات میں اس لفظ کے موجود نہ ہونے سے متعلق کہتے ہیں:

> "اردو کی اہم لغات، جامع اللغات، فرہنگ آصفیہ نسیم اللغات نور اللغات مرتبہ مولوی نور الحسن نیّر مرحوم (اس نام کی ایک اور لغت بھی دستیاب ہے۔ جس کے مرتب مولوی احتشام الدین مرحوم ہیں جس کی اشاعت اول ۱۹۷۰ء میں ہوئی۔ اس میں ثقافت کے معنی نیک ہونا شریف اور تہذیب بیان کئے گئے ہیں۔) میں یہ لفظ موجود نہیں ہے۔ فیروز اللغات طبع پنجم جنوری ۱۹۵۷ء تک یہ لفظ اس لغت میں بھی دستیاب نہیں ہوتا۔ [(۱)]

اس طویل اقتباس سے اس بات کی صداقت واضح ہوتی ہے کہ لفظ ثقافت ۱۹۵۰ء کی دہائی تک نامانوس تھا بعد کے چند سالوں میں کلچر، تہذیب، تمدن ترقی اور شائستگی جیسے معانی وضع کرتے رہے۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-32

ثقافت اکتسابی طرز عمل کا نام ہے اکتسابی طرز عمل میں ہماری وہ تمام عادات، افعال، خیالات اور اقدار شامل ہیں جنہیں ہم ایک منظم معاشرے یا گروہ یا خاندان کے رکن کی حیثیت سے عزیز رکھتے ہیں یا ان پر عمل کرتے ہیں۔ ثقافت کل طرز حیات ہے۔ جس میں بنی نوع انسان کی زندگی کے تمام مظاہر خوراک، بود و باش، پوشاک، زبان، رسم و رواج، مذہب، علم و ادب، نظام اخلاق وغیرہ شامل ہیں۔ ثقافت کا یہ مفہوم آنے والے وقتوں میں مزید تبدیلیاں جذب کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ کیونکہ انسانی ترقی کا سفر جاری ہے۔

فیض احمد فیض ثقافت کے مفہوم یوں واضح کرتے ہیں۔

> "ثقافت اکتسابی طرز عمل کا نام ہے اکتسابی طرز عمل میں ہماری وہ تمام عادات، افعال، خیالات اور اقدار شامل ہیں جنھیں ہم ایک منظم معاشرے یا گروہ یا خاندان کے رکن کی حیثیت سے عزیز رکھتے ہیں۔"(۲)

ثقافتی اور انسانی لحاظ سے بلوچستان تمام صوبوں میں سب سے زیادہ متفرق خصوصیات کا حامل ہے۔ یہاں کی ثقافت میں بہت تنوع پایا جاتا ہے۔ صوبہ کی آبادی کا ڈھانچہ کچھ یوں ہے کہ صوبہ کی ۳. ۳۴فیصد آبادی کی مادری زبان بلوچی ہے۔ جبکہ ۷. ۲۰فیصد آبادی کی مادری زبان براہوئی ہے آبادی کے ۳۸عشاریہ ۷ فیصد لوگ پشتو، ہندکو، پنجابی، اور سندھی زبانیں بولتے ہیں۔ ان تمام لوگوں کا اپنا ایک ثقافتی رنگ ہے۔ جو اسے دیگر صوبوں میں ممتاز رکھتا ہے۔ بلوچستان کی ثقافت کے پانچ نمایاں حصے ہیں۔

۱۔ افکار و ایمانیات (بنیادی فکر و نظریہ، مذہب اور عقائد)

۲۔ سیاست و حکومت (قبائلی نظام معیشت، نظام عدل)

۳۔ علوم و فنون ادبیات و زبان

۴۔ معاشرت، (رہن سہن، لباس، کھانا پینا) معاملات (باہمی روابط، حقوق و فرائض) صرف اوقات (تفریحات، سیر و سیاحت)

۵۔ رسم و رواج (غم، خوشی اور دیگر موقعوں پر اظہار جذبات کے طریقے)

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-32

ماخذ تحقیقی مجلہ

مندرجہ بالا پہلوؤں کی جانچ کے لئے ضروری ہے کہ ایک ایک کر کے سب بند تہوں کو کھولا جائے تاکہ بلوچستان کی ثقافت ہر تہہ سے واضح ہو سکے۔

ا۔ افکار و ایمانیات :

بلوچستانی ثقافت میں جس پہلو کو اولیت حاصل ہے وہ افکار و ایمانیات ہے۔ بلوچستان میں رہنے والے لوگوں کی بڑی تعداد حنفی العقیدہ سنی مسلمان ہیں۔ اگرچہ بعض روایات کے مطابق ماضی میں یہاں پر رہنے والوں خصوصاً بلوچ قوم کا بڑا گروہ شیعہ العقیدہ بھی رہ چکا ہے۔ لیکن اب شیعہ عقیدہ رکھنے والے قبائل موجود نہیں ہیں۔

"آج سے قریباً ایک سو سال پہلے بلوچوں کے شیعہ ہونے کے ثبوت مل سکتے ہیں لیکن اب قریباً معدوم ہیں کیوں کہ وہ اب پکے سنی بن گئے ہیں " (۳)

اگرچہ اسلامی شرعی قوانین جزوی طور پر بلوچستان میں صدیوں سے نافذ چلے آرہے ہیں۔ لیکن گیارھویں صدی عیسویں بمطابق پانچویں صدی ہجری میں مشائخ نیکار کی کیچ مکران میں آمد اور پھر ڈیڑھ سو سالہ دور حکومت میں اسلامی شرعی قوانین کا باضابطہ نفاذ ہوا۔ عدل و انصاف کے لئے اسلامی اصول اپنائے گئے۔ اور یہاں کی خواتین کو وراثت میں پہلی مرتبہ شرعی حقوق ملے چھٹی صدی ہجری کے آخر اور ساتویں صدی ہجری کے شروع میں کچی مکران میں اسلامی شرعی قوانین کا سراغ ملتا ہے۔

"حکمران ظل اللہ کہلاتے، دین کی خدمت اپنا فرض سمجھتے امیر المسلمین بھی کہے جاتے ۔۔۔ معاشرے پر دین کا غلبہ تھا، عید الفطر، عید قربان، روزے کے موقع پر بڑی دھوم دھام ہوتی"۔ (۴)

مذہبی اعتبار سے بلوچستان کے مختلف علاقوں میں مختلف قبائل کی حالت ایک دوسرے سے نسبتاً الگ ہے۔ مگر مجموعی تاثر یکساں ہی ہے۔ پابندی سے نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے والوں کی تعداد کم ہے۔ بیشتر کے ہاتھ میں تسبیح تو رہتی ہے لیکن ذکر اذکار کے لئے نہیں بلکہ نمائش کے لئے۔ اگرچہ ہر قصبہ و گاؤں میں موجود ہیں۔ حتی کہ خانہ بدوشی میں بھی مولوی ان کے ساتھ شامل سفر رہتے ہیں۔ لیکن اُن کے اثرات ابھی اس قدر گہرے نہیں کہ کوئی

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-32

بہت بڑی تبدیلی بہت جلد سامنے آ سکے۔ البتہ گزشتہ چند سالوں سے مسلمان مبلغین کی جماعتوں سے اہم تبدیلی رونما ہوئی ہیں۔

۲ -سیاست و حکومت (قبائلی نظام)

یہاں پر رہنے والوں کا طرز حیات مکمل طور پر قبائلی ہے۔ مذہب یا مسلک کی نسبت قبائلی نظام اس ثقافت کی بنیادی فکر ہے۔ جسے یہاں کے لوگ عام طور پر رسم ورواج کہتے ہیں۔ ان کا یہ آئین ہی وہ نظریہ ہے۔ جس کے گردان کا تمام ثقافتی نظام اور افعال گھومتے رہتے ہیں۔ اس میں تبدیلی کی کوششیں اول تو مؤثر طور پر کی ہی نہیں گئیں اور اگر مختلف ادوار میں ریاستی قوانین منظور بھی کئے گئے تو ان کا مکمل نفاذ ممکن نہ ہو سکا۔ کیونکہ صدیوں سے رائج اس نظام کی جڑیں بہت مضبوط ہو چکی ہیں۔ عوام الناس میں اس کی پذیرائی نسل در نسل اتنی گہری ہے کہ صرف قوانین کی منظوری اور جبر سے اسے ختم کرنا ممکن نہیں ہے۔

یہاں کا قبائلی نظام قبل از اسلام اور بلوچستان میں اسلام کی آمد سے پہلے بھی اسی طرح موجود تھا حد تو یہ کہ اسلامی تعلیمات نئی فکر کے ساتھ یہاں پہنچیں تو بھی قبائلی نظام کی بنیادی خدوخال میں کوئی فرق نہیں آیا۔ صرف مشرکانہ رسوم کا یا تو خاتمہ ہو گیا یا پھر جزوی کمی واقع ہوئی ہے۔ لیکن یہ نظام اپنی جگہ پر جوں کا توں موجود رہا اور اب بھی ہے۔ لہذا فکری اعتبار سے قبائلیت ایک اساسی نظریہ کے طور پر کار فرما ہے۔ جس میں ایک باپ کی اولاد پر مشتمل گروہ، اپنے کسی بڑے "سردار" یا "مشر" کو ہی اپنا سب کچھ مانتے ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ سردار یا مشر اس قدر قوت کا مالک بن گیا ہے کہ اس کے الفاظ واحکامات ہی دین ومذہب کا مرتبہ حاصل کر لیتے ہیں۔

بلوچستان میں رائج قبائلی نظام ہی اس خطے کی سیاست و حکومت کا سرچشمہ ہے۔ قبائلی نظم و تنظیم پہلے بھی یہاں کی مؤثر سیاسی قوت تھی اور آج بھی ہے۔ انگریزوں کے اقتدار کے زمانے میں بھی اس قبائلی نظام کو نہ صرف یہ کہ چھیڑا ہی نہیں گیا بلکہ تاج برطانیہ کے اقتدار کو پھیلانے کے لئے اس نظام کو مزید قوت دی گئی۔ قبائلی یا سرداری نظام کی مضبوطی کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ کسی بھی سیاسی جماعت کی سرپرستی کے بغیر قبائلی سردار ہونے کی وجہ سے اپنے قبائلی علاقوں میں قبائل کی بہت بڑی اکثریت کے ووٹ حاصل کر کے خود منتخب ہو جاتا ہے۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-32

ہر سردار کی اپنے علاقے میں قبائلی حیثیت ہے۔ اس کے بجا آوری سب کے فرائض میں شامل ہے۔ اس کی شخصیت مرکزیت، اتحام و استحکام کی علامت ہوتی ہے۔ بعض قبائل میں تو سردار کو حیرت انگیز طور پر طلسماتی درجہ دے کر فوق البشر کی حیثیت سے پوجا جاتا ہے۔ اس طرح یہ نظام ایک چھوٹی بادشاہت ہے۔

۲.۱ معیشت

پورے بلوچستان میں بارش کی شدید کمی، ہمیشہ بہنے والے دریاؤں کی عدم موجودگی، موسموں کی شدت، کوہ دشت کی کثرت کے سبب صرف ۳۴ لاکھ ایکڑ رقبہ ایسا ہے جو زیر کاشت لایا جارہا ہے۔ اس میں بھی ایک تہائی کو آبپاشی کے لئے پانی کی سہولت میسر ہے اور دو تہائی خشکابہ یا بارانی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں کی معیشت قدرتی ذرائع کے حصول سے منسلک رہی ہے۔ اسی لئے یہاں کسی دور میں بھی کوئی بڑی صنعت کبھی منظم نہیں ہو سکی۔ یہاں کی معیشت کا سب سے بڑا ذریعہ زراعت اور گلہ بانی ہے لیکن جغرافیائی ساخت کے باعث قابل کاشت ایکڑ کی کمی اور پانی کی عدم دستیابی نے اس شعبہ کو کسی تیز رفتار ترقی سے آشنا نہیں ہونے دیا ہے۔

۲.۲ نظام عدل:

بلوچستان میں نظام عدل کا محور جرگہ مسلم ہے۔ جرگہ قبیلے کے معتبرین، مقدمین اور سرداروں کی ایک کونسل ہے۔ جن میں فیصلے سے قبل بڑے بڑے گروہوں کے اراکین اپنی آزادانہ رائے کے مطابق خوب تفصیل سے بحث کرتے ہیں۔ اور پھر ایک متفقہ فیصلہ کر لیا جاتا ہے جسے چھوٹے چھوٹے گروہوں میں پیش کر کے اس کی منظوری حاصل کر لی جاتی ہے۔ اس فیصلے کے بعد یہ قبیلے کا فیصلہ تصور کیا جاتا ہے۔ جس پر قبیلے کے تمام افراد مکمل طور پر عمل کرنے کے پابند ہو جاتے ہیں۔

اس نظام کے وضع کرنے کے بنیادی مقاصد یہ تھے۔

۱۔ سستا اور فوری انصاف مہیا ہو سکے۔

۲۔ ہنگامی حالات میں مشاورت کیا جا سکے، خصوصاً جنگوں کے موقع پر۔

۳۔ قبیلے کے گروہوں کے جھگڑے اور قتل کے فیصلے آپس میں بیٹھ کر کئے جا سکیں۔

۴۔ بین القبائل جھگڑے اور قتل کے فیصلے بڑی سطح کے جرگہ میں قبائل کے سرداروں کی کونسل کرے تاکہ سردار

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-32

متعلقہ قبائل میں انہیں نافذ بھی کر سکیں۔

۵۔ جرگے کے فیصلے اصول یا قانون کا درجہ حاصل کریں تا کہ ایک ہی نوعیت کے مسائل کے لئے قواعد پہلے سے موجود رہیں۔

۳۔ علوم و فنون

یہاں کے قبائل کی زندگی ماضی سے اب تک نسل در نسل اپنے بنیادی آئین و رسم و رواج پر سختی سے عمل کرنے کی وجہ سے ایک مقام پر رک گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس خطے میں تخلیق، جدت اور اختراع کا عمل مفقود ہے۔ جس کے باعث سائنس، ٹیکنا لوجی، اعلیٰ علوم (فلسفہ، منطق، فن تعمیر، مصوری، سنگ تراشی، تعمیرات، اقتصادیات وغیرہ) میں کوئی ایک پہلو بھی ایسا نہیں ہے جس کی نشو نما میں یہاں کے قبائل نے حصہ لیا ہو۔ بھیڑ بکریوں کی اون سے نمدے، دریاں، قالین اور بوریاں بنائی جاتی ہیں۔ لیکن ان سب کا معیار صدیوں سے ایک ہی مقام پر رکا ہوا ہے۔ موسیقی یا گانے بجانے اور ریاست قلات کے میں جنگی ساز و سامان بنانے کے لئے لوڑی لوکل زبان میں "استاکار" (ایک اہم اور مخصوص قبیلہ) احسن طریقے سے یہ کام سر انجام دیتے تھے۔

ایک فن سوزن کاری (بلوچی کشیدہ کاری) کا ایسا ہے جو ماضی سے اب تک نہ صرف اس علاقے کی پہچان بنا ہوا ہے بلکہ ملکی اور بین الاقوامی سطح پر بھی بڑا مقبول و معروف ہے۔ اس کشیدہ کاری میں سرخ، زرد اور سیاہ دھاگوں کا استعمال بڑی خوبصورتی سے کیا جاتا ہے۔ جس کے درمیان تھوڑے تھوڑے فاصلے سے آئینے کے ٹکڑے اس طرح ٹانک دیئے جاتے ہیں کہ وہ دھاگوں کی حد بندی سے باہر نہیں نکل سکتے اور ان دھاگوں کے درمیان جھلملاتے ہوئے بہت خوبصورت لگتے ہیں۔ خدا بخش بجارانی بلوچی کشیدہ کاری سے متعلق مزید معلومات یوں فراہم کرتے ہیں۔

> "بلوچی کڑھائی کا رنگیں کام فن کا بہترین نمونہ ہوتا ہے اس کے مقابلے کا کام دنیا میں اور کہیں بھی نہیں ہوتا اس کے ایک سو اٹھارہ مختلف قسم کے ڈیزائن ہوتے ہیں۔"(۶)

اس کے علاوہ عام استعمال کے ظروف، کھجور کے پتوں کی چٹائی اور گھریلو استعمال کی دوسری اشیاء بھی تیار کی جاتی ہیں۔ مگر ان کا درجہ فن کی حد تک بلند نہیں۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-32

ماخذ تحقیقی مجلہ

۳.۱ ۔زبان

بلوچستان کے قبائل میں کئی زبانیں رائج ہیں۔ بلوچستان میں بولی جانے والی اہم زبانیں براہوئی، بلوچی، پشتو، دھواری، کھیترانی، لانگو چینی، لوڑی چینی، لاسی وغیرہ شامل ہیں۔ یہ سب زبانیں اور بولیاں لسانی اعتبار سے ایک دوسرے سے متاثر ہیں ان قبائل کی زندگی کے بہت سے رنگ مشترک ہیں۔

"ان کا مذہب، انکے عقائد ان کے پہنے اوڑھنے، کھانے پینے کے بنیادی تصورات ایک ہیں۔"(۷)

لیکن جن زبانوں کو بلوچستانی ثقافت کی سب سے اہم اور نمائندہ زبانیں کہا جاتا ہے وہ ہیں بلوچی اور براہوئی۔ بلوچی اپنی موجودہ شکل میں آریائی زبانوں کی شاخ سمجھی جاتی ہے۔ لیکن بعض ماہرین اسے حتمی رائے تصور نہیں کرتے اور اس سلسلے میں جدید اصولوں کے مطابق نئی تحقیق پر زور دیتے ہیں۔

بلوچی کے بارے میں عوام الناس کا یہ خیال بھی درست نہیں ہے کہ یہ فارسی کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ فارسی سے الگ قائم بالذات زبان ہے۔ موجودہ فارسی سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔ البتہ صوتی اعتبار سے قدیم پہلوی سے قریب ہے۔ اس میں عربی، فارسی اور اردو کے بہت سے الفاظ داخل ہوئے ہیں کہیں اس داخلہ کو صرف فارسی یا کسی اور زبان کی بگڑی ہوئی شکل قرار نہیں دیا جاسکتا۔

براہوئی زبان کو یہ اعزاز حاصل ہے۔ کہ وہ اس خطے کی قدیم ترین زبان ہے۔ جو زمانے کے تغیرات اور زبانوں میں لین دین کے باوجود اپنی قدیم شکل میں موجود ہے۔ یہ آریاؤں کے برصغیر میں وارد ہونے سے پہلے کی زبان ہے۔ اور مالٹو، کورخ، تامل، تیلگو، تولو، کداگو، کنڑی اور ملیالم کی طرح دراوڑی السنہ سے تعلق رکھتی ہے۔ بلوچی اور براہوئی کے بعد بلوچستان کی تیسری بڑی زبان پشتو ہے۔ یہ بھی قدیم تاریخ رکھتی ہے اور بلوچستان کے کئی اضلاع میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ پروفیسر انور رومان براہوئی زبان کی قدامت کے بارے میں کہتے ہیں،

یہ ما قبل آریہ، دراوڑ زمرہ السنہ سے منسلک ہے۔ اور یوں آریہ السنہ سے قدیم تر ہے۔۔۔
لہذا براہوئی زبان، تہذیب کے قدیم دور کی ایک باقیۃ الصالحہ ہے "(۸)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-32
ماخذ تحقیقی مجلّہ

۳.۲ ادبیات:

یہاں کے ادبی سرمائے میں شاعری کو اولیت حاصل ہے۔ سولہویں صدی عیسوی کا زمانہ بلوچی کلاسیکل شاعری کا اہم ترین زمانہ ہے۔ اس دور میں بلوچی کلاسیکل نظم کی ابتداء ہوئی اور جنگی کارناموں، بہادری کی داستانوں، روایتی قصے، کہانیوں، حکایتوں اور عشق و عاشقی کے مضامین کو نظم کرنے کا اہتمام کیا گیا۔ چونکہ یہ دور جنگ و جدل کا زمانہ تھا اور بلوچی قبائل کا مزاج بھی جنگجویانہ تھا۔

ہر علم و ادب کا چاہنے والا ضروری نہیں کہ شاعر بھی ہو۔ میر چاکر علم و ادب کا دلدادہ ضرور تھا لیکن شاعر نہیں تھا۔ بلوچوں کی ثقافتی رنگ میں یہ فریضہ سردار کا نہیں بلکہ اس خاص نچلے طبقے کا ہے جسے "لوڑی" کہا جاتا ہے۔ ڈوم (لوڑی) خود یہ کلام منظوم کرتے اور انہیں عوام میں بیان کرتے۔ اس طرح یہ سرمایہ عوام تک پہنچا۔ موضوعی اعتبار سے بلوچی میں ڈیہی، ہالو، نازینک، لولی، لے لڑی، (مورو) موا، زہیرک، داستان گشت و غیر و ایسی اصناف شعر ہیں جن میں زندگی کے مختلف موضوعات کو بیان کیا جاتا ہے۔ یہ اصناف بلوچ نوجوانوں کی پہچان بھی ہیں اس بابت سلیم خان گمی کہتے ہیں،

"پر شکوہ پہاڑ، وسیع دل ریگستان، سحر
آفریں وادیاں
جھومر ناچ، شیئر، صوت، ڈیہی اور
لیکو گاتے
جواں دل ساربانوں کے قافلے، ہانی
شہ مرید ایسی
داستانیں، سفید پگڑیوں والے دلیر
اور بہادر بلوچ"(۹)

براہوئی اور پشتو زبان میں بھی ادب کا گرانقدر سرمایہ موجود ہے یہاں کے شعراء اور ادباء نے نظم و نثر میں گرانمایہ اضافہ کیا۔ جو بلوچستان کے شعری و نثری ادب کو پاکستان میں اعلیٰ مقام دلاتے ہیں۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-32

ماخذ تحقیقی مجلہ

۴۔ معاشرت

۴.۱ رہن سہن:

یہاں کے قبائل قیام و رہائش کے اعتبار سے دو اہم گروہوں میں منقسم ہیں۔ ایک خانہ بدوش اور دوسرے خانہ گزین یا مقیم قبائل۔ کوئی قبیلہ نہ تو مکمل طور پر خانہ بدوش ہے نہ خانہ گزین۔ ایک ہی قبیلہ کے بہت سے خاندان ناموافق جغرافیائی حالات، معاشی ضروریات، چراگاہوں اور پانی کی کمی کی وجہ سے خانہ بدوش ہو کر ایک مقام سے دوسرے مقام تک سفر کرتا ہے۔ جاتے وقت اپنی تمام ضروریات زندگی اور مادی اشیاء اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ اپنی نئی عارضی قیام گاہوں پر یہ محنت مزدوری کر کے اپنی گزر بسر کرتے ہیں۔ ایسی چراگاہوں میں اپنے ریوڑ چراتے ہیں جہاں کوئی پابندی نہیں ہوتی۔ مجموعی طور پر خانہ بدوشوں کی دیگر ثقافتی سرگرمیاں وہی ہیں۔ جو خانہ گزین قبائل کی ہیں۔

خانہ گزین آبادی میں نوے فیصد قبائل گھر تعمیر کئے بغیر رہتے ہیں ان کی رہائش خیموں اور جھگیوں میں ہوتی ہے۔ یہ طرز رہائش صدیوں سے اسی طرح جاری ہے۔ یہ خیمے اور جھگیاں ان مقامات پر لگائی جاتی ہیں جو اونچے اونچے پہاڑوں کے درمیان نشیبی مقامات یا گہرے نالے ہوں ان جھگیوں کی بناوٹ کے حوالے سے عطیہ فیض اپنے مقالے میں لکھتی ہیں۔

> "یہ جھگیاں لکڑی اور چٹائی سے بنائی جاتی ہیں۔ اس طرز کی جھگی کو گدان کہتے ہیں ان کی تعداد معین نہیں ہوتی پانچ پانچ سات سات جھگیوں کے جھمگٹے نظر آتے ہیں۔ جن میں ایک خاندان رہائش پذیر ہوتا ہے۔"(۱۰)

مستقل آبادیوں میں دوسرا طریقہ زندگی جھگیوں کے برعکس مٹی اور گارے کے کچے مکان ہیں۔ عموماً یہ مکان ایک لمبے چوڑے کمرے پر مبنی ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ کوئی چار دیواری، برآمدہ اور صحن کی متعینہ حدود نہیں ہوتیں، جبکہ شہروں کے قریب آبادیوں اور بڑے قصبوں میں مٹی کے کمروں کے گرد چار دیواری، حسب ضرورت برآمدہ وغیرہ بھی بنایا جاتا ہے۔ پہلے گدانوں میں چراغ تک نہ تھے لیکن اب چراغ اور لالٹین موجود رہتی ہے کچے مکانوں میں بھی بستروں کی تعداد اور ان کے حسن سے میزبان کی معاشی حیثیت کا تعین کیا جاتا ہے۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-32
ماخذ تحقیقی مجلہ

۴.۲ لباس:

بلوچستان کے اکثر قبائل کا لباس ایک جیسا ہے۔ قمیض ڈھیلی ڈھالی اور ایڑیوں تک دراز ہوتی ہے اور اس کی شکل فراک جیسی ہوتی ہے پیچ دار شلواریں جبکہ کندھوں پر ڈھائی گز لمبی اور ڈیڑھ گز چوڑی چادر بھی ڈالی جاتی ہے۔ تنگ سوتی کلاہ پر ململ کی بھاری بھر کم پگڑی باندھی جاتی ہے ہر قبیلہ کے الگ الگ لباس کی شناخت پگڑی کے باندھنے کے مختلف انداز سے ہوتی ہے۔ یہ تمام کپڑے سوتی ہوتے تھے۔ کیونکہ سستے اور آسانی سے دستیاب تھے۔ لیکن اب مصنوعی ریشہ کے بنے ہوئے کپڑے زیادہ استعمال کئے جاتے ہیں کیونکہ یہ دیرپا بھی ہیں اور آسانی سے مہیا بھی۔ تمام قبائل کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی چپل پہنتے تھے لیکن اب چمڑے کے بنے ہوئے سادہ جوتے بھی استعمال ہونے لگے ہیں۔ امیر طبقہ بلوچی کشیدہ کاری سے مزین واسکٹ بھی استعمال کرتا ہے۔ سر کے بال اور داڑھی بڑھانے کا رواج بھی یہاں کے قبائل میں عام ہے۔

بلوچ خواتین کا لباس جو میر چاکر کے زمانے میں تھا لگ بھگ وہ آج بھی رائج ہے۔ وہ سر پر بڑا ڈھیلا ڈھالا دوپٹہ (چادر) اوڑھتی ہیں اور ڈھیلی ڈھالی قمیض جسے "پشک" کہا جاتا ہے، پہنتی ہیں۔ ان کی آستینیں کھلی لمبائی خاصی دراز کہ پازیبوں سے قدرے اوپر سامنے کی سمت ناف سے لے کر گھٹنے سے بھی نیچے طویل، خاص شکل کی جیب "گپتان یا گمتان" اور مختلف رنگوں کی ریشمی شلواریں (کناویز) پہنتی ہیں۔ اس لباس کے آستین، گلا، دامن شلوار کے پائنچے پر خوبصورت کشیدہ کاری اس طرح کی جاتی ہے کہ درمیان میں تھوڑے تھوڑے فاصلے سے آئینہ کے ٹکڑے ٹانک دئے جاتے ہیں جو جھلملاتے ہوئے بڑے دلکش لگتے ہیں۔

بلوچستان کے پٹھان قبائل کی خواتین تیز رنگوں کے گول گھیرے دار قمیض پہنتی ہیں۔ جنہیں "پشواز" کہتے ہیں۔ اس قمیض کے گلے بازو اور دامن پر خوبصورت کام کیا جاتا ہے۔ تنگ پائنچوں والا پاجامہ اور دوپٹے کا رنگ ایک جیسا نہیں ہوتا۔

۴.۳ خوراک

یہاں کے لوگوں کی روایتی غذا اگرچہ بہت سادہ ہے۔ مگر اب گرانی اور آبادی اضافے کے سبب مائل بہ تبدیلی ہے لیکن حالات جہاں ابھی تک سازگار ہیں۔ اسی روائتی کھانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ابتدائی غذاء میں لیلایا

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-32
ماخذ تحقیقی مجلہ

بھیڑ کو دو حصوں میں تقسیم کر کے چوبی سلاخوں میں پرو کر زمین میں گاڑ دیا جاتا تھا اور دو طرفہ دہکتے ہوئے انگاروں میں ایک معین وقت تک بھونا جاتا تھا۔ جسے سجی کہا جاتا ہے۔ ساتھ ہی خمیر آٹے کو گول پتھروں پر لپیٹ کر انگاروں کے گرد رکھ کر سینک کر روٹی تیار کی جاتی ہے۔ اس روٹی کی تیاری کی بابت عطیہ فیض اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے میں لکھتی ہیں۔

> "سجی کے ساتھ یہ لوگ ایک خاص قسم کی روٹی بھی پکاتے ہیں جسے کاک کہتے ہیں۔ اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہاڑوں کے چھوٹے گول پتھر لے کر اس پر آٹا لیپ دیتے ہیں اور انگاروں کے قریب رکھ دیتے ہیں انگاروں کی تپش سے پتھروں کے اوپر آٹے کی روٹی تیار ہو جاتی ہے۔"(۱۱)

عام براہوئی قبائل ایسی قیمتی خوراک کو معمول نہیں بناتے وہ زرت (جوار) دودھ، لسی، پنیر، کرت (خشک نمکین دہی) کو بطور خوراک استعمال کرتے ہیں۔

پٹھان قبائل سردیوں میں ایک خاص طریقے سے خشک کیا ہوا گوشت" لاندھی "بہت شوق سے کھاتے ہیں۔ اس کے علاوہ باریک سالن کے شوربے میں روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ڈال کر بھی کھاتے ہیں۔ دہی، لسی اور مکھن بھی ان کی غذا کا حصہ ہیں اس کے علاوہ سبز پتوں والی سبزیاں بھی پٹھان شوق سے کھاتے ہیں۔

یہاں کے قبائل کھانا زمین پر افراد کی تعداد کی نسبت سے دائرہ کی شکل میں بیٹھ کر کھاتے ہیں عام حالات میں گھر کے تمام افراد یکجا ہو کر کھاتے ہیں لیکن جب مہمان ہوں یا کوئی تقریب ہو تو مردوں اور عورتوں کے لئے الگ اہتمام ہوتا ہے۔ پہاڑی اور دیہی علاقوں میں دستر خواں بچھانے کا اہتمام نہیں ہوتا۔ البتہ شہروں اور قصبات میں ہوتا ہے۔

۴.۴ معاملات: (باہمی روابط، حقوق و فرائض)

بلوچستان کے قبائل میں خبر کی تشہیر کرنا، اسے دوسروں تک پہنچانا بھی ان کے بنیادی آئین یا رواج کا ایک اہم حصہ ہے۔ جسے" حال احوال "کہتے ہیں۔ جب دو قبائل آپس میں ملتے ہیں تو سلام دعا کے بعد ایک دوسرے کے حالات دریافت کرنا دونوں کے فرائض میں شامل ہوتا ہے۔" حال "سے مراد وہ خبریں ہیں جو اس

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-32

کے اپنے علاقے سے متعلق ہوں یا اپنا مستقل مسکن چھوڑنے سے پہلے اس تک پہنچی ہوں یا دوران سفر اسے معلوم ہوئی ہیں۔ اس کی تمام تفصیلات جزئیات کے ساتھ بیان کر دی جاتی ہیں۔" حال "کے متعلق عطیہ فیض اپنے مقالے میں لکھتی ہیں۔

"یہ حال تفصیل سے بیان ہوتا تھا۔ جس میں پیدائش، فوتگی، شادی یا دیگر واقعات زندگی کی تفصیلات الگ الگ بیان ہوتی تھیں۔ اس طرح لوگ ایک دوسرے کے حالات سے باخبر رہتے تھے۔" (۱۲)

اس میں کسی قسم کی دروغ گوئی سے کام نہیں لیا جاتا۔ جب ایک شخص مکمل حالات بیان کر دیتا ہے تو پھر دوسرے کی باری آتی ہے۔ اور وہ اسی طرح مفصل حال بیان کرتا ہے۔ اس طرح ایک علاقے کی خبریں دوسرے علاقے میں پہنچتی رہتی ہیں۔ "حال" کا یہ رواج صرف دو معمولی مسافروں تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ جب دو اہم شخصیات آپس میں ملتی ہیں تو رواج کے مطابق خبروں کی تفصیل کے ساتھ تبادلہ ضرور ہوتا ہے۔ معلومات کے اس سلسلے میں عورتوں کا ذکر معیوب جان کر نہیں کیا جاتا۔

حال کی ایک خاص ترتیب ہوتی ہے۔ یعنی کہاں سے آئے ہو؟ کہاں جانا ہے؟ اس جانے کا مقصد؟ راستے میں کون کون ملا؟ کیا کیا باتیں ہوئیں؟ قومی باتوں، مسائل اور جھگڑوں کی روداد، چیزوں کے بھاؤ، ان کی دستیابی کی صورت، فصل اور مال مویشی کی صورتحال، بارش اور گھاس وغیرہ کی کیفیت۔ اگر کوئی مجلس ہو رہی ہو اور اس میں کوئی نو وارد آ جائے تو اسے منفرد انداز میں خوش آمدید کہا جاتا ہے۔ مجلس کا بزرگ یا قبیلے کا سردار اہل مجلس کی اجازت سے نو وارد کا حال پوچھتا ہے۔ اسکے بعد حاضرین مجلس اس کی خیریت دریافت کرتے ہیں۔ مہمان یا ملنے کی غرض سے آنے والے لوگوں کی تواضع جن اشیاء سے کی جاتی ہے۔ وہ میزبان کو میسر بہترین اشیاء سے ہوتی ہیں۔

مہمان نوازی کو یہاں کے لوگ بہت اہم فریضہ سمجھتے ہیں ایک قبائلی کا دروازہ دوسرے کے لئے ہر وقت کھلا رہتا ہے لوگوں میں ایک دوسرے کے میل محبت کا جذبہ بہت زیادہ ہے۔ اچھے برے وقت میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں ساتھ ہی ساتھ خونی رشتوں کا بھی بڑا احترام کیا جاتا ہے۔ اور بزرگوں کی عزت مثالی ہوتی ہے۔ بزرگ جس قدر لمبی عمر حاصل کرتے ہیں۔ ان کی توقیر میں بھی اسی قدر اضافہ ہو جاتا ہے۔ بزرگوں کی نسبت اگر عورتوں کی

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-32

ماخذ تحقیقی مجلہ

عزت و تکریم کا جائزہ لیا جائے تو ابتدائی زمانہ میں جب اسلام پھیلا تو اسلامی تعلیمات کے مطابق انہیں ان کا جائز حق ملا۔ محمد سردار خان بلوچ خواتین کی عزت کے حوالے سے کہتے ہیں۔

ابتدائی بلوچ معاشرے میں عورتوں کو اسلام کی عطا کردہ آزادی حاصل تھی"(۱۳)

لیکن دور حاضر میں ایسا نہیں ہے۔ اس قبائلی سماجی ڈھانچہ میں عورت مشین کا ایسا پرزہ ہے۔ جو ہمیشہ متحرک رہ کر اس کے وقار میں اضافے کا باعث ہے لیکن اسے مرد کے مقابلے میں بہت کم رتبہ تصور کیا جاتا ہے۔

۴.۵ صرف اوقات (تفریحات و مشغولیات):

بلوچستان کے قبائلیوں کی بہترین تفریحات میں ہر قسم کے میدانی کھیل شامل ہیں۔ اس کے علاوہ نشانہ بازی، بندوق اور سدھائے ہوئے کتوں سے شکار بھی کرتے ہیں۔ خوشی کے موقعوں پر مرغ اور مویشیوں کو بھی لڑاتے ہیں۔ چرغ اور کتوں کی لڑائی بھی یہاں کے لوگوں کی تفریحات میں شامل ہے۔ تلوار بازی، نیزہ بازی اور شاہ سواری کا دور گزر جانے کے بعد دور جدید کے مقبول کھیل فٹ بال، والی بال بھی خاصے مقبول ہیں۔ مقامی طور پر بچوں، لڑکیوں اور مردوں کے کھیل بھاگنے، دوڑنے، چھپنے پکڑنے اور ایک دوسرے کو زیر کرنے سے متعلق ہیں۔ ان میں سے اکثریت ان کھیلوں کی ہے۔ جو پاکستان کے مختلف علاقوں میں مختلف ناموں سے کھیلے جاتے ہیں۔

۵۔ رسم و رواج (غم، خوشی اور دیگر موقعوں پر اظہار جذبات کے طریقے):

بچے کی پیدائش سے لے کر موت تک غم اور خوشی کی بیشتر رسوم وہی ہیں۔ جو برصغیر کے مختلف علاقوں کے مسلم گھرانوں میں رائج ہیں۔ جس طرح مسلم گھرانوں کی رسومات میں ہندو مسلم ثقافت کے اثرات بہت واضح ہیں اور شاید ہی کوئی ایسی رسم ہو جسے خالصتاً مسلم قرار دیا جا سکے۔ بالکل اسی طرح بلوچستان کے قبائل میں بھی رائج رسم و رواج پر ہندو مسلم ثقافت کا عنصر بہت نمایاں ہے۔ اس لئے ان رسموں میں جو خرابیاں نظر آتی ہیں وہ دراصل اسی ثقافت کی برکات ہیں۔ ان خرابیوں کو بلوچ ثقافت سے منسوب کرنا مناسب نہیں۔ کیوں کہ یہی رسوم کچھ تبدیلیوں کے ساتھ پاکستان کے تمام مسلم گھرانوں میں رائج ہیں ڈینس برے رسم و رواج سے متعلق مزید کہتے ہیں۔

"جہاں تک رسوم کا تعلق ہے۔ ان کے تقابلی و تجزیاتی مطالعے سے منکشف ہوتا ہے کہ ماحولیاتی اثرات، زمانی و مکانی تنوعات اور جزوی اختلافات سے قطع نظر یہ رسوم براہوئیوں

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-32

ماخذ تحقیقی مجلہ

سے مختص نہیں بلکہ بر عظیم کے مسلمانوں کے گھرانوں میں بھی کم و بیش مروج ہیں اور رہ چکے ہیں۔ یہی حال اوہام وبدعات سحر وافسوں جادوٹونہ، نجوم اور ارواح خبیثہ پر اعتقاد کا ہے۔"(۱۴)

عموماً بچے کی پیدائش گھر پر ہی ہوتی ہے۔ پیدائش کی خبر پورے گاؤں، محلے میں دی جاتی ہے۔ پٹھان اور براہوئی قبائل لڑکے کے پیدائش پر فائرنگ کر کے خوشی کا اظہار و اعلان کرتے ہیں۔ پشتون قبائل اولادنرینہ کو اپنی بہت بڑی طاقت سمجھتے ہیں اس ضمن میں نور محمد پروانہ اپنے مضمون میں اس نکتے کی وضاحت یوں کرتے ہیں،

اولادنرینہ ہے تو قدرے زیادہ خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے اور یہ خوشی غماز ہوتی ہے اس ذہنیت کی کہ کار حرب کے لئے ہم میں ایک اور جوان کا اضافہ ہوا۔"(۱۵)

بچے کے کان میں مولوی یا گھر کا بزرگ اذان دیتا ہے۔ ساتویں دن عقیقہ / ختنہ کر کے بچے کا نام رکھا جاتا ہے چالی مسن اس رسم کی وضاحت یوں کرتے ہیں،

ساتویں دن کاٹم یا ختنہ کیا جاتا ہے گو اکثر اسے دو سال کے لئے ملتوی کر دیا جاتا ہے۔ یہ گویا نو مولود کا حلقہ اسلام میں شمولیت کا اعلان ہوتا ہے۔ جسے عیسائیوں میں رسم پبتیمہ "(۱۶)

نابالغ لڑکے اور لڑکیوں کی شادی کا عام رواج نہیں۔ اس لئے ایسی شادیاں بہت کم دیکھنے میں آتی ہیں۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ لڑکے کی شادی اس وقت کی جاتی ہے۔ جب وہ دلہن کی قیمت "لب یا ولور" لڑکی کے والدین کو ادا کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ ابتداء میں گفتگو کامیاب ٹھہرنے کے بعد گھرانے کا کوئی بزرگ یا قبیلے کا سید لڑکی کے باپ کے پاس جاتا ہے۔ محمد اسماعیل صدیقی لب، واور کو طے پا جانے کا ذکر اس طرح کرتے ہیں۔

گھر کا کوئی بزرگ یا کوئی قبیلے کا سید لڑکے کے باپ کے پاس جا کر لڑکی کے ولور، زرلب یا زبان ناپسندیدہ میں لڑکی کی قیمت کا فیصلہ کرتا ہے اور ساتھ ساتھ اس امر کا تعین کرواتا ہے کہ کتنے جانور اور سامان خورد نوش جشن عروسی کے موقع پر پیش کئے جائیں گے۔"(۱۷)

مطلوبہ رقم ملنے کے بعد شادی کی تقریبات ہوتی ہیں۔ شادی کے موقع پر مرد اور خواتین الگ رقص کے ذریعے خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ مرد بندوق ہی سے ہوائی فائرنگ بھی کرتے ہیں، جو خوشی کا اعلان ہوتا ہے۔ جس

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-32

طرح شادی بیاہ کی رسمیں ہیں، اسی طرح موت کے بعد کی رسوم بھی ہیں۔ مرنے والا اپنی موت سے قبل جبکہ اس کے ہوش و حواس درست ہوں، اپنے بھائیوں، اولادوں اور قریبی رشتہ داروں کو بلا کر وصیت کرتا ہے مجموعی طور پر اس کی وصیت کو بہت اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ جنازے کی تیاری کے بعد عزیز خواتین اور مرد الگ الگ گروہوں میں میت کا دیدار کرتے ہیں اور فاتحہ پڑھتے ہیں تدفین کے بعد سب اس گھر میں جمع ہوتے ہیں۔ جہاں موت ہوئی تھی وہاں مرد اور عورتیں الگ الگ دری یا چٹائی پر بیٹھ کر فاتحہ پڑھتے ہیں۔ فاتحہ کا یہ سلسلہ تین دن تک جاری رہتا ہے۔ فاتحہ کے لئے آنے والوں کی تواضع چائے کھانے اور کھجور سے کی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں خیرات بھی کی جاتی ہے۔

تین دن مسلسل سوگ اور سوم کی رسم کے بعد فاتحہ کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ اور میت کے عزیز اپنی سرگرمیوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ چالسواں، چھ ماہی اور برسی کی فاتحہ پر بھی لوگ جمع ہو جاتے ہیں۔ جس میں وعظ دیا جاتا ہے۔ جو عمومارات کا ہوتا ہے اور میت کے ایصال ثواب کے لئے دعا کی جاتی ہے۔ براہوئی، پشتون اور بلوچ، پشتون قبائل میں فاتحہ خوانی کا یہی طریقہ اپنایا جاتا ہے۔ اسکے علاوہ بھی باہمی رہن سہن اور میل جول کی بہت سی باتیں ان کی ثقافت میں مشترک ہیں۔

ثقافت کسی قوم کی مادی اور غیر مادی وسائل کا حصّہ ہے جو لوگوں کو ورثے میں ملتے ہیں۔ لوگ ان کی جوہری توانائی کو بروئے کار لاتے ہیں۔ ان میں اضافہ کرتے ہیں اور انہیں آئندہ نسلوں میں منتقل کرتے ہیں۔ یہ تحفیل سماجی عمل کا نتیجہ ہے۔ ثقافت کسی قوم، گروہ اور جماعت کی معاشرتی، اخلاقی، فنی اور صنعتی خوبیوں کا ایسا مجموعہ ہے جس کی مدد سے ایک گروہ دوسرے سے مختلف نظر آتا ہے۔ ثقافت کی اس سے مدد سے اس گروہ، جماعت یا قوم کے نظریات، اصولوں وار دستور وغیرہ کا پتہ چلتا ہے۔ اسی تناظر میں بلوچستان کی ثقافت کو دیکھا جائے تو یہاں کے رہنے والوں کو اپنا ایک ثقافتی رنگ ہے۔ جو اسے دیگر اقوام میں ممتاز رکھتا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ انشاء، سہ ماہی سلسلہ، حیدر آباد، شمارہ ۶، جنوری ۱۹۹۵، ص ۴۴
۲۔ فیض احمد فیض، پاکستانی کلچر اور قومی تشخص کی تلاش، مرتبہ شیبا مجید لاہور، فیروز سنز، باراول، ۱۹۸۸، ص ۱۱
۳۔ ہتورام، رائے بہادر، تاریخ اسلام، لاہور، سنگ میل پبلی کیشنز، ۱۹۹۴، ص ۳۸

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-32
ماخذ تحقیقی مجلہ

۴۔نذیر احمد، ڈاکٹر، مقالہ (سندھ مکران کی سیاسی وثقافتی تاریخ کے چند نئے ماخذ) تحقیقی شمارہ ششم، جامشورو، شعبہ اردو، سندھ یونیورسٹی کیمپس، دسمبر ۱۹۹۲ء، ص ۳۴ - ۳۵

۵۔طاہر بزنجو، بلوچستان کیا ہوا، کیا ہو گا، پاکستانی ادب پبلی کیشنز، کراچی، ۱۹۸۹ء ص ۸۹

۶۔خدا بخش بجارانی، مری، بلوچستان تاریخ کی روشنی میں سال ندارد ص ۴۲

۷۔ جمیل، جالبی، ڈاکٹر، ادب، کلچر اور مسائل، مرتب خاور جمیل، کراچی، رائل بک کمپنی، ۱۹۸۶ء ص ۳۱۰

۸ - ایم انور رومان، پروفیسر، بلوچستان میں اردو ذریعہ تعلیم، اسلام آباد مقتدرہ قومی زبان، طبع اول، مارچ ۱۹۸۷ء، ص ۱۵۲

۹۔ سلیم خان گمی، بلوچی ادب، بلوچ ثقافت، کوئٹہ، مطبوعات النساء، پٹیل روڈ، ۱۹۹۰ء، ص ۱۰

۱۰۔عطیہ فیض، بلوچستان کی عشقیہ داستانوں پر اردو کی نثری داستانوں کے اثرات کا مطالعہ تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی اردو، ۲۰۱۴ - ۲۰۱۶ء، یونیورسٹی آف بلوچستان، ص ۲۳۲

۱۱ - ایضا.................، ص ۲۳۷

۱۲۔عطیہ فیض، بلوچستان کے اُردو افسانے میں بلوچستانی ثقافت کا مطالعہ تحقیقی مقالہ برائے ایم فل اردو، ۲۰۱۱ء، یونیورسٹی آف ایسٹ حیدر آباد، ص ۶۹

۱۳۔ محمد سردار خان، بلوچ قوم کی تاریخ، حصہ دوم، ترجمہ ایم انور رومان، کوئٹہ انساء ٹریڈرز طبع اول، ۱۹۸۰ء، ص ۳۹۷

۱۴۔ ڈنیس برے، براہوی رسوم، کامل القادری (اضافیہ برصغیر کے مسلمان گھرانوں کی رسمیں از کامل القادری) کوئٹہ، النساء ٹریڈرز طبع اول ۱۹۸۴ء، ص ۲۵۷، ۲۵۸

۱۵۔ ثقافت اور ادب وادی بولان میں مضمون براہوی ثقافت، نور محمد پروانہ، بزم ثقافت ص ۲۷۰

۱۶۔ چارلی مسن، سفر نامہ قلات، سال ندارد ص ۳۹۷۔

۱۷۔اسماعیل صدیقی، بر گیڈیر، ریٹائرڈ، آئینہ بلوچستان، لاہور جنگ پبلشرز طبع اول، مئی ۱۹۹۲ء، ص ۳۴ - ۳۵